بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

عراق ایران کی نازک صورتحال اور عالم اسلام کے اہم سلگتے مسائل پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا ایرانی اعلیٰ قیادت سے تبادلہ خیال

اور سفر ایران وازبکستان کی مختصر رپورٹ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ جو سینٹ آف پاکستان کے خارجہ کمیٹی کے رکن رکین ہیں کمیٹی کے دیگر ارکان کے ساتھ ۵رجنوری ۲۰۰۷ء کو ایران کے دورہ پر گئے۔ ۱۰رجنوری تک ایران کے شہر تہران میں ایرانی انقلاب کے قائدین اور اعیان حکومت کے ساتھ بڑی اہم میٹنگیں رہیں ان لوگوں میں ایران کے سابق صدر ڈاکٹر خاتمی ایران کے وزیر خارجہ منوچہر متقی دفاع اور خارجہ پارلیمانی کمیٹی کے چیئرمین جناب علاؤ الدین بروجردی قومی سلامتی کونسل کے سربراہ جناب علی لاری جانی سابق وزیر خارجہ کمال خرازی اور دیگر اعیان شامل تھے۔ وفد نے تاریخی شہر مشہد کا بھی دورہ کیا' اور امام علی رضاؒ کے مزار پر حاضری کی سعادت بھی حاصل کی اور مشہد کے سربراہ اور مزار کے متولی رہبر انقلاب جناب خامنہ ای کے نائب جناب آیۃ اللہ حافظ عباس طبرسی سے بھی ملاقاتیں کیں۔ وفد کے شرکاء میں خارجہ کمیٹی کے چیئرمین جناب مشاہد حسین سید ارکان سینٹ قائد ایوان جناب وسیم سجاد صاحب' جناب ایس ایم ظفر' جناب نثار اے میمن' جناب سردار مہتاب عباسی (سابق وزیر اعلیٰ سرحد) جناب طاہر حسین مشہدی' جناب نعیم حسین چٹھہ' جناب طلحہ محمود سیکرٹری کمیٹی' جناب افتخار اللہ بابر اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے معاون خصوصی جناب شفیق الدین فاروقی بھی شامل تھے۔ مولانا مدظلہ نے اس دورہ سے فائدہ اٹھا کر ملت مسلمہ کے مفاد کے ایک اہم ترین مشن پر پوری توجہ صرف کی۔ ۱۰رجنوری کو مولانا مدظلہ وفد کے ہمراہ تہران سے براستہ دبئی اور ازبکستان تشریف لے گئے۔ تاشقند' سمرقند کے علاوہ بخارا میں بھی اہم میٹنگوں میں شرکت کی۔ سمرقند میں امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ کے مزار کے سرہانے پر ارکان وفد کو بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث کا مختصر درس بھی آپ نے دیا' جمعہ کا مبارک دن تھا۔ نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد امام بخاری کے خطیب و امام نے حاضرین سے خطاب میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا نہایت زوردار الفاظ میں تعارف فرمایا اور حضرت مولانا مدظلہ کو بہ اصرار اپنے مصلے پر بٹھایا۔ نماز جمعہ

کے بعد مولانا مدظلہ نے حاضرین جمعہ سے فارسی زبان میں مختصر خطاب فرمایا اور جامع صحیح امام بخاری کے اول وآخر احادیث پر تبرکاً روشنی ڈالی اور اپنے اکابر کے حوالہ اور اسناد کے حوالہ سے سب کو بخاری شریف کی اجازت بھی فرمائی۔ وفد نے عظیم صحابی داعی اسلام حضرت قثم بن عباس شہیدؓ اور دیگر جید علماء واکابر کے مزارات پر بھی حاضری دی۔ رات سمر قند میں قیام رہا۔ گورنر اور حکام ان تقاریب میں موجود تھے۔ ۱۳ رجنوری کو وفد سمرقند سے بخارا شریف گیا۔ ضلعی حدود سے باہر بخارا کے حکام استقبالؒ کیلئے موجود تھے۔ وفد نے شیخ المشائخ بہاء الدین نقشبندی شیخ عبدالخالق غجدوی، تاریخ کے عظیم حکمران امیر تیمور اور بخارا کے عظیم مدرسہ میر عرب اور بے شمار تاریخی آثار اور مقدس مقامات کا دورہ کیا۔ عشاء کو گورنر بخارا کی طرف سے استقبالیہ میں شرکت کی اور رات ۱۱ بجے بذریعہ طیارہ بخارا سے تاشقند واپسی ہوئی۔ تاشقند میں ازبک وزیر خارجہ اور مختلف شعبوں کے سربراہوں سے میٹنگیں رہیں، پاکستانیوں کی طرف سے دیئے گئے ظہرانہ میں شرکت کی۔ مولانا مدظلہ نے سنٹرل ایشیاء کی اس اہم ریاست ازبکستان سے اعلیٰ سطحی ملاقاتوں میں بالخصوص وزیر خارجہ سے اس خطہ کے اسلامی تاریخی اہمیت اور ایک بار پھر اسلامی کردار ادا کرنے پر توجہ دلاتے رہے۔

<u>مولانا مدظلہ نے اس ملاقات کو علاقے کی کشیدہ صورتحال اور اہم سلگتے ہوئے مسائل بالخصوص ایران کی ذمہ داریوں اور اسے درپیش خطرناک چیلنجز پر تبادلہ خیال کا ذریعہ بنایا</u>

اسی حوالے سے ایران کی اعلیٰ قیادت کو حضرت مولانا مدظلہ نے سنیوں اور خصوصاً عربوں کے تحفظات سے آگاہ کیا کہ امریکی استعمار نے عراق میں میدان جنگ میں شکست کے بعد اب دوسرے منفی ہتھکنڈوں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ اور اب وہ بظاہر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نظر آرہا ہے۔ عراق میں شیعہ سنی فسادات اپنی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں شیعہ فرقہ اور خصوصاً عراق کے پڑوسی ایران اور اس کی قیادت پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کہ وہ اس سلسلہ میں امریکی سازش کو بھانپتے ہوئے سنیوں اور خصوصاً عربوں کے ساتھ تمام معاملات باہمی مشورہ اور تحمل کے ساتھ طے کریں۔ اسی میں دونوں فریقوں کی بھلائی ہے۔ پھر حضرت مولانا مدظلہ نے ایرانی قیادت کو یہ بھی باور کرانے کی بھرپور کوشش کی کہ آپ کو تو مستقبل قریب میں امریکہ اور نیٹو سے شدید خطرات لاحق ہیں، اور اگر خدانخواستہ امریکہ نے آپ پر جنگ مسلط کی تو عالم اسلام اور خصوصاً سنی اور عرب مجاہدین ہی آپ کے دست وبازو ثابت ہوں گے۔ عراق کا استحکام ایران کا استحکام ہے بلکہ یہ سارے عالم اسلام کا استحکام ہوگا۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے عراق، لبنان، بحرین اور شام کی تازہ صورتحال پر ایران کے اعلیٰ قیادت سے کھل کر بات کی۔ (یاد رہے کہ اس سے ایک دو ہفتے قبل مولانا مدظلہ نے ترکی کے شہر استنبول میں عراق کے بارہ میں عراق اور عالم اسلام اور عالم عرب کے بلائے گئے ایک اہم کانفرنس میں شرکت کی تھی) جس میں شرکاء نے عراق میں اہل سنت کو درپیش بے پناہ مصائب قتل وغارتگری مساجد ومدارس کی بربادی اور حکمرانی ملیشیا کے

ہاتھ مظالم کا دردناک نقشہ پیش کرتے ہوئے اس ساری صورتحال کی ذمہ داری ایران کی موجودہ حکومت پر ڈالی‘ اس صورتحال سے شیعہ سنی اختلافات کی آگ لازماً بھڑک سکتی ہے۔اور جس کا فائدہ سراسر اسرائیل اور امریکی سامراج کو پہونچ سکتا ہے۔مولانا مدظلہ نے استنبول میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حکمت ودانائی کا کوئی راستہ اختیار کرنے کی تجویز دی اور کہا کہ جہاں عراق میں سنیوں پر مظالم پر سکوت نہیں اختیار کیا جاسکتا وہاں اس خلیج کے پیدا ہونے سے امریکہ نصف جنگ جیت جائے گا۔اور عراق کو شیعہ سنی عربی اور کردی کے نام پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا اور اس فرقہ وارانہ لہر سے بحرین‘ شام اور کویت بھی محفوظ نہیں رہ سکے گا۔اور انہیں ایسے نازک موقع پر کہ امریکہ ایران پر جارحانہ نظریں جمائے ہوئے ہے اور ایران کو امریکہ کے مقابلہ میں پوری امت مسلمہ کے تعاون کی ضرورت ہے۔مولانا مدظلہ نے اس عظیم خطرناک سازش کو ناکام بنانے پر زور دیا اور کہا کہ عربوں اور مسلمانوں میں ایران کے بارہ میں یہ تشویش اگر دشمن کے پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے تو امت کی یکجہتی اور خود ایران کے مفاد کی خاطر ایرانی حکومت کو فوری طور پر اس کا توڑ کرنا چاہیے اور پروپیگنڈے کی عملاً تردید کے لئے خود ایسے اعلانات اور اقدامات کرنے چاہیئں کہ عراقی عوام سنی‘ عربی　کردی سب مطمئن ہوجائیں اگر ایسا نہ ہوا تو امت مسلمہ عراق کی تقسیم میں اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ ایران کو بھی شریک جرم سمجھ بیٹھے گی۔اور ایران امت کی ہمدردی کھو بیٹھ کر عالمی سامراج　کے مقابلہ میں تنہا رہ جائے گا‘ مولانا مدظلہ نے فرمایا کہ ہم نے عالمی صلیبی صیہونی چیلنج کے بناء پر پاکستان میں ’’ملی یکجہتی کونسل‘‘ کی شکل میں مل کر سازشوں کا مقابلہ کیا۔اس لئے ایران کو ایسے موقع پر کوئی اور محاذ نہیں کھولنا چاہیے۔ورنہ جو کام ایٹم بم سے نہیں ہوسکتا‘ عالمی دہشت گرد اس سازش سے اپنے مذموم مقاصد خدانخواستہ کہیں حاصل نہ کرلیں۔مولانا مدظلہ نے دوسرے اہم پڑوسی ملک افغانستان کے بارہ میں بھی اس کے نئے تناظر میں دوٹوک مخلصانہ مشورے دیئے اور کہا کہ الدین النصیحۃ کی بناء پر اسے ایک مخلص اور ہمدرد وخیر خواہ کے جذبہ پر محمول کر کے اس پر توجہ دی جائے۔جواب میں بھی ایرانی اکابر نے ایسے مشوروں کو بڑے تحمل سے سن کر پوری ہم آہنگی کا اظہار کیا۔اس طرح مولانا مدظلہ نے استنبول کانفرنس کے اضطراب اور عالم عرب کی تشویش سے براہ راست ایرانی قیادت کو آگاہ کر کے ایک اہم فریضہ ادا کیا اور ڈاکٹر خاتمی کے علاوہ جناب علاء الدین بروجردی‘ جناب وزیر خارجہ منوچہر متقی‘ سابق وزیر خارجہ کمال خرازی‘ نیشنل سیکورٹی کونسل کے علی لاریجانی‘ سابق ایرانی سفیر جناب سراج الدین موسوی اور مشہد کے محترم زیارت گاہ امام رضا کے متولی والی اور جناب خامنہ ای کے نائب جناب آیۃ اللہ طبرسی وغیرہ نے نہایت توجہ‘ محبت‘ رواداری سے مولانا مدظلہ کے ان خیالات کو توجہ سے سنا۔پورے وفد اور اس کے چیئرمین جناب مشاہد حسین سید نے بھی مولانا مدظلہ کے خیالات سے مکمل ہم آہنگی کا اظہار کیا اور ہر جگہ ملاقاتوں میں شدومد سے حضرت مولانا مدظلہ کے احساسات سے مکمل اتفاق کیا۔اس طرح یہ وفد ایک عام روایتی وفد کے بجائے ایک نہایت اہم اور حساس معاملات پر ایک اہم مشن ثابت ہوا اور اسی تناظر میں اب موجودہ ایرانی

صدر، سابق صدر رفسنجانی موجود وزیر خارجہ وغیرہ کے بڑے حوصلہ افزا بیانات آنا شروع ہو گئے ہیں۔ جو کہ امت مسلمہ کے لئے ایک نیک شگون اور امید کی کرن ہے۔

ازبکستان کے دورہ میں بھی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اس ملک کے اہم سیکولر اور حساس صورتحال کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلامی قومی وملی نکتہ نظر سے اہم اعلیٰ سطحی مذاکرات میں بھی اپنا کردار ادا کیا اور اس ملک کے تاریخی' ثقافتی' اسلامی تاریخی حیثیت کی طرف مسلسل توجہ دلاتے رہے۔ اس دورے کی کچھ تفصیلات دورۂ ایران کے دوران پاکستانی میڈیا میں بھی شائع ہوتی رہیں۔ صورتحال کی مزید وضاحت کیلئے پاکستانی اخبارات میں سے شائع شدہ اہم خبریں بھی شریک اشاعت ہیں

۹رجنوری (تہران) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ سینٹر مولانا سمیع الحق نے حکومت ایران کو مشورہ دیا ہے کہ عالم اسلام اور امت مسلمہ کی یکجہتی کے خلاف عالمی سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلئے حکومت ایران فوراً آگے بڑھے اور مثبت رول ادا کرے ورنہ ان سازشوں کی کامیابی میں سب سے بڑا نقصان ایران ہی کا ہوگا۔ مولانا سمیع الحق یہاں سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے خارجہ امور کے ساتھ ایران کے وزیر خارجہ تو بہیر متقی کے ساتھ بریفنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ عراق کے حالات اور صدام حسین کی پھانسی کے تنازعے میں پوری عرب دنیا اور عالم اسلام میں تفرقہ پیدا کرنے کی صورتحال پیدا کی جارہی ہے۔ اس وقت جب کہ ایران نے خود اس صورتحال پر قابو پانے کی کوشش نہ کی تو فرقہ واریت کی آگ سارے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ دشمن ایٹم بموں سے ہمیں تباہ نہیں کرسکتا لیکن ہم میں پھوٹ ڈال کر وہ اپنے سارے مقاصد حاصل کرسکتا ہے جس کی واضح مثال عراق کی صورتحال ہے۔ جناب وزیر خارجہ نے جوابی خطاب میں مولانا سمیع الحق کے خیالات سے اتفاق کیا اور کہا کہ اس معاملے میں تمام مکاتب کے علماء اور حکمرانوں کی بھرپور اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس سے قبل ایرانی پارلیمنٹ کے دفاع خارجہ اور داخلہ امور کی مشترکہ کمیٹی کے چیئرمین جناب ڈاکٹر علاؤ الدین بروجردی سابق ڈپٹی وزیر خارجہ سے ملاقات میں بھی مولانا سمیع الحق نے تفصیل سے عالم اسلام' افغانستان اور عراق کے بارے میں اپنا نقطہ نظر پیش کیا اور کہا کہ کفری طاقتوں کے اتحاد کا مقابلہ امت کی وحدت ہی سے کیا جاسکتا ہے۔ اور عراق' ایران اور افغانستان سمیت تمام مسلمان ممالک کا تحفظ قومی یکجہتی سے کیا جاسکتا ہے۔ مولانا سمیع الحق کی پیش کردہ تجاویز کو سراہتے ہوئے جناب بروجردی نے کہا کہ مولانا کی شخصیت کا عرب ممالک' افغانستان' ایران سمیت پورے ریجن میں احترام کیا جاتا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ان کی مخلصانہ کوششیں ہم سب کیلئے کارآمد ثابت ہوں گی۔ سابق ایرانی صدر ڈاکٹر حاتمی نے بھی کمیٹی سے ملاقات میں مولانا سمیع الحق کی آمد کا خاص طور پر ذکر کیا اور خیر مقدم کیا اور کہا کہ مولانا ہمارے لئے استاد اور شیخ کا درجہ رکھتے ہیں۔

---

۱۱ رجنوری (تہران) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ سینٹر مولانا سمیع الحق اور ایران کے سابق صدر ڈاکٹر محمد خاتمی نے عراق افغانستان پاکستان اور ایران سمیت تمام مسائل پر کھل کر تفصیلی تبادلہ خیال کیا ہے۔ دونوں رہنماؤں میں آج صبح یہ ملاقات ون ٹو ون ڈاکٹر خاتمی کے دفتر میں ہوئی، جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مولانا سمیع الحق نے عراق کی موجودہ صورتحال کی روشنی میں انہیں دشمن کی طرف سے پھیلائے جانے والے خدشات سے آگاہ کیا اور مشورہ دیا کہ ایران اپنے خلاف درپیش چیلنج میں شیعہ، سنی اور عربی، عجمی تفریق کے بغیر پوری امت مسلمہ کو ساتھ لے کر چلے اور اپنے لئے کوئی اور محاذ نہ کھولے اس وقت پاکستان بیرونی دباؤ کے باوجود نیوکلئیر پروگرام، ایران کی سالمیت اور بیرونی مداخلت سے تحفظ جیسے امور میں ایران کے ساتھ ہے اور دشمن کی جانب سے فرقہ وارانہ آگ کو بجھانے میں خود ایران کو موثر رول ادا کرنا چاہیے ورنہ مخالف طاقتوں کے پروپیگنڈا سے پوری امت میں تفرقہ پیدا ہونے سے ایران تنہا رہ جائے گا۔ ڈاکٹر خاتمی نے مولانا سمیع الحق کی باتوں سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ایران نے عراق کو فرقہ وارانہ نقطہ نظر سے نہیں دیکھا نہ ہم نے کبھی عراق کے امور میں مداخلت کی ہے اور امت کے تمام علماء اور دانشوروں، سیاسی رہنماؤں کو بغیر گروہی تعصب کے موجودہ حالات کا سامنا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے پاکستان میں تمام فرقوں کی ملکی یکجہتی کے لئے مولانا کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس جدوجہد کی اس وقت شدید ضرورت ہے ایران اور پاکستان مل کر حالات میں بہتری لاسکتے ہیں۔ ملاقات میں افغانستان کی صورتحال بھی زیر بحث رہی۔ ڈاکٹر خاتمی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ وحدت اسلامی افغانستان میں قائم رہے۔ پشتون، تاجک، شیعہ، سنی مسائل سے بھی دشمن کو افغانستان میں رہنے کا جواز فراہم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر خاتمی نے مولانا سمیع الحق کو مشورہ دیا کہ آپ کو ضرور افغانستان کابل جانا چاہیے۔ آپ کی شخصیت تمام فرقوں کے لئے قابل قبول ہے۔ آپ کو افغانستان میں سیاسی استحکام کیلئے راستہ نکالنا چاہیے۔ مولانا سمیع الحق نے بھی افغانستان کے سلسلہ میں کئی تجاویز دیں۔

عراق کا "ظالم" اور مظلوم ہیرو صدام حسین کی شہادت

ع کٹی ہے برسرِ میداں مگر جھکی تو نہیں

عراقی صدر صدام حسین کی پوری زندگی نشیب و فراز سے پُر اور ہنگاموں سے لبریز تھی۔ زندگی بھر اس کا واسطہ اپنے چاہنے والوں اور اپنے سیاسی مخالفین سے رہا۔ اس کی زندگی اور شخصیت کے بہت سے پہلو رہے ہیں جن سے اختلاف کیا جاتا رہا ہے اور ہم نے بھی کُھل کر اپنے وقت پر اس کے بعض جذباتی فیصلوں پر مثبت تنقید کی ہے۔ بہر حال وہ ایک سیاسی لیڈر اور اپنی وضع کا منفرد حکمران تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ بھی تو ایک انسان ہی تھا۔ جن سے